URDU

D II (Sub)

Dr Md. Monauwar. Alam
Dept of Urdu
R. N. College, Pandaul
14/5/2020

Topic :- Subah ka Daman

"صبح کا دامن" کا خلاصہ

غیاث احمد گدی کے افسانوی مجموعہ "بابا لوگ" کا آخری افسانہ "صبح کا دامن" ہے۔ مذکورہ افسانہ میں غیاث احمد گدی نے ایک ایسے اینگلو انڈین کالونی کا تذکرہ کیا ہے جس کے اکثر باشندے مست و سرور رہتے ہیں۔ ان لوگوں کے درمیان شام ہوتے ہی رنگین زندگی کی ابتداء ہو جاتی ہے۔ اور رات عیش و عشرت میں گذار کر رات کے آخری پہر جب وے گھر لوٹتے ہیں تو صبح کے واضح اجالے تک خواب خرگوش میں پڑے رہتے ہیں۔ اور جب بیدار ہوتے ہیں اور گھروں سے باہر نکلتے ہیں تو ایسا لگتا ہے کہ کوئی طوائف اپنے اسی حالت میں آنکھ ملتے ہوئے گھر سے باہر نکلی ہے اور دیکھنے والے اس کے منحوس اور گھناؤنی چہرے کو دیکھتے ہیں۔ اور خاموشی اختیار کرتے ہوئے آگے کی طرف چل دیتے ہیں۔ افسانے کی ابتداء اسی نرالے انداز میں شروع ہوتی ہے۔

مذکورہ کہانی کا ایک پس منظر اور بھی ڈراؤنا اور قابل مذمت ہے۔ وہ یہ کہ ان ہی اینگلو انڈین میں ایک گھرانا ایسا بھی ہے کہ ماں آئے دن شراب کے نشے میں دھت ایک مخصوص کمرے میں داد عیش دیتی ہے اور اس کا نیم جوان سال بیٹا تمام باتوں کو جاننے کے باوجود انجان بن کر اسی دروازے پر بیٹھ کر پہرہ دے رہا ہوتا ہے۔ اور لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے نت نئے حرکت کرتا رہتا ہے۔ اور ساتھ ہی پولس کی نگاہوں سے بچتا رہتا ہے۔ اور جہاں کہیں اسے شک ہوتا ہے کہ پولیس حرکت میں آگئی ہے تو وہ کسی نہ کسی طرح اپنی ماں کو آگاہ بھی کرتا رہتا ہے۔ یعنی وہ ماں اپنے بیٹے کی مدد سے روپیہ کمانے کی خاطر اور داد عیش دینے کی خاطر گندی اور اوچھی حرکت کرتی ہے۔ اور ماں ہی نہیں بلکہ اس کی بہن بھی بن سنور کر سر شام گھر سے دور کہیں ہوٹل کا رخ کرتی ہے۔ اور رات ڈھلے لڑکھڑاتے ہوئے کسی نہ کسی طرح وہ اپنے گھر لوٹتی ہے۔

Scanned with CamScanner

اس طرح مذکورہ افسانہ میں ابتدا تا انتہا بس بلیک ویل شرٹ کی ہی باتیں ہیں۔ مختصر طور پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ غیاث احمد گدی کے زیادہ تر افسانے اینگلو انڈین کی طرز زندگی پر مرکوز ہے۔ اور سچی بات تو یہ ہے کہ انسان کی جبلتیں اور قدریں شخصیتوں کی تعمیر نہیں کرتی ہیں بلکہ اس عمل میں ماحول، حالات اور گرد و پیش کا زبردست ہاتھ ہوتا ہے۔

غیاث احمد گدی اپنے زمانہ کے بہترین لکھنے والوں میں امتیازی حیثیت کے مالک تھے۔ مختصر افسانہ نگاری کی تاریخ غیاث احمد گدی کے تذکرے کے بغیر نامکمل رہے گی۔ انہوں نے اپنی تخلیقات میں جس فنکارانہ بصیرت کا ثبوت دیا ہے وہ ان کا ہی حصہ ہے۔ ان کے یہاں زندگی کی ان گنت حقیقتیں اپنے اصلی روپ میں ہمارے سامنے آتی ہیں۔ ان کے فن میں روایت اور جدت کا حسین امتزاج ملتا ہے۔ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ ان کی ادبی شخصیت و سیرت کی جس طرح پذیرائی ہونی چاہئے تھی یا وہ جس طرح خصوصی توجہ کی متقاضی تھی وہ توجہ ان کی تخلیقات کو نہیں مل پائی ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ ادبی حلقوں نے ان کی جانب سے لاپروائی برتی ہے۔ اس کے باوجود ادبی طور پر پوری طرح مستفید نہیں ہو سکے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ غیاث احمد گدی جدید افسانہ نگاری میں ایک اعلیٰ مقام رکھتے ہیں۔ ان کی فنی استعداد بڑے امکانات رکھتی ہے۔ وہ اپنے افسانوں کو ان کی اصلی ہیئت میں جیوں کا تیوں ڈھال دیتے ہیں۔ اسی لئے ان کے افسانے بے حد دلچسپ زندگی سے قریب اور پرتاثیر معلوم ہوتے ہیں۔ ان کی افسانہ نگاری واقعتاً لائق تحسین، اہم اور قابل قدر ہے۔ ان کا فن ادب میں ایک گرانقدر اضافہ ہے۔ ان کے فن کا تعین ابھی پوری طرح نہیں ہو پایا ہے۔ اردو زبان و ادب ابھی بھی غیاث احمد گدی کی مقروض ہے۔